روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 16 جنوری 2003ء 12 ذیقعد 1423 ہجری- 16 صلح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 14

پہچانے نہ گئے

آنحضرت ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کی نواحی بستی میں پہنچے تو جن انصار نے آپ کو دیکھا ہوا نہیں تھا وہ حضرت ابوبکرؓ کو ہی رسول اللہؐ سمجھتے رہے یہاں تک کہ جب دھوپ اس طرف آئی جہاں رسول اللہ تشریف فرما تھے تو ابوبکرؓ نے اپنی چادر سے آپ پر سایہ کیا تب لوگوں نے پہچانا کہ رسول اللہؐ یہ ہیں-

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب هجرة النبي حديث نمبر 3616)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں-

حضرت مسیح موعود کی زندگی تکلفات سے بالکل آزاد تھی- ہمارے ماموں جان یعنی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے حضرت مسیح موعود کی صحبت میں قریباً ستائیس 27 سال گزارے- اور وہ بڑے زیرک اور آنکھیں کھلی رکھنے والے بزرگ تھے- وہ مجھ سے اکثر بیان کیا کرتے تھے کہ مجھے دنیا میں بے شمار لوگوں سے واسطہ پڑا ہے اور میں نے دنیاداروں اور دینداروں سب کو دیکھا اور سب کی صحبت اٹھائی ہے مگر میں نے حضرت مسیح موعود سے بڑھ کر کوئی شخص تکلفات سے کلی طور پر آزاد نہیں دیکھا- اور یہی اس عاجز کا بھی مشاہدہ ہے- یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ کی تمام زندگی ایک قدرتی چشمہ ہے جو اپنے ماحول کے تاثرات سے بالکل بے نیاز ہو کر اپنے طبعی بہاؤ میں بہتا چلا جاتا ہے- میں ایک بہت معمولی سی بات بیان کرتا ہوں-

دنیاداروں بلکہ دین کے میدان میں پیروں اور سجادہ نشینوں تک میں عام طور پر یہ طریق ہے کہ ان کی مجلسوں میں مختلف لوگوں کے لئے ان کی حیثیت اور حالات کے لحاظ سے الگ الگ جگہ ملحوظ رکھی جاتی ہے مگر حضرت مسیح موعود کی مجلس میں قطعاً ایسا کوئی امتیاز نہیں ہوتا تھا بلکہ آپ کی مجلس میں ہر طبقہ کے لوگ آپ کے ساتھ اس طرح ملے جلے بیٹھتے تھے کہ جیسے ایک خاندان کے افراد گھر میں مل کر بیٹھتے ہیں- اور بسا اوقات اس بے تکلفانہ انداز کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ حضرت مسیح موعود بظاہر ادنے جگہ پر بیٹھ جاتے تھے اور دوسرے لوگوں کو غیر شعوری طور پر اچھی جگہ مل جاتی تھی- بیسیوں مرتبہ ایسا ہوتا تھا کہ چارپائی کے سرہانے کی طرف کوئی دوسرا شخص بیٹھا ہوتا تھا اور پائنتی کی طرف حضرت مسیح موعود ہوتے تھے- یا ننگی چارپائی پر آپ ہوتے تھے اور چادر وغیرہ والی چارپائی پر آپ کا کوئی مرید بیٹھا ہوتا تھا- یا اونچی جگہ پر کوئی مرید ہوتا تھا اور نیچی جگہ میں آپ ہوتے تھے- مجلس کی اس بے تکلفانہ صورت کی وجہ سے بعض اوقات ایک نووارد کو دھوکا لگ جاتا تھا کہ حاضر مجلس لوگوں میں سے حضرت مسیح موعود کون سے ہیں اور کس جگہ تشریف رکھتے ہیں-

مگر یہ ایک کمال ہے جو صرف خدا کے ماموروں کی جماعتوں میں ہی پایا جاتا ہے کہ اس بے تکلفی کے نتیجہ میں کسی قسم کی بے ادبی کا رنگ پیدا نہیں ہوتا تھا بلکہ ہر شخص کا دل آپ کی محبت اور ادب اور احترام کے انتہائی جذبات سے معمور رہتا تھا-

(سیرۃ طیبہ ص 111)

ربوہ میں قربانی کے خواہش مند احباب کیلئے اعلان

بیرون ربوہ قیام پذیر ایسے احباب جو ربوہ میں قربانی کروانے کے خواہش مند ہوں- کی اطلاع کیلئے یہ اعلان ہے کہ اپنی رقوم حسب ذیل حساب سے جلد از جلد درج ذیل پتہ پر بھجوا دیں-

(i) قربانی بکرا =/3700 روپے

(ii) حصہ گائے =/1800 روپے

(نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ)

نصرت جہاں اکیڈمی کا اعزاز

فیصل آباد بورڈ کے زیر اہتمام سالانہ ضلعی مقابلہ جات 2003ء منعقدہ جھنگ میں نصرت جہاں اکیڈمی کی باسکٹ بال ٹیم نے مسلسل ساتویں مرتبہ چیمپئن شپ جیتنے کا منفرد اعزاز حاصل کیا- دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے- آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

خوبصورت پھول اور دیگر سہولیات

گلاب کی تازہ اور نئی ورائٹی خوبصورت رنگوں میں اور پھولوں کی موسمی پنیریاں دستیاب ہیں- خوشی کے موقع پر ہار گلاب' گلدستے' بوکے' پتی' گجرے اور زیور سیٹ آرڈر پر تیار کروانے نیز کمرہ' کار اور سٹیج کی سجاوٹ کا انتظام موجود ہے- اپنے گھر کے لان کی دیکھ بھال کے لئے ماہانہ اجرت پر مالی رکھوانے کے لئے رابطہ فرماویں-

(گلشن احمد نرسری ربوہ فون 215206-213306)

ماہر امراض نفسیات کی آمد

مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب ماہر امراض نفسیات مورخہ 26 جنوری 2003ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کرینگے- ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ اکمل رشید

1957ء ④

9 جولائی حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب (سابق جگت سنگھ) رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1894ء)۔

9 جولائی حضور کا مدراس کے ہفت روزہ "آزاد نوجوان" کے بقر عید نمبر کے لئے پیغام شائع ہوا۔

11 تا 27 جولائی حضور کا سفر مری۔

11 جولائی فرقہ اسماعیلیہ کے 48ویں امام سلطان سر محمد شاہ آغا خان کی وفات ہوئی۔ حضور نے تعزیت کا پیغام بھجوایا۔

15 جولائی چکوال میں بہائیوں سے مناظرہ ہوا۔

21 جولائی حضرت مصلح موعود کی خلافت سے متعلق جلسہ سالانہ 56ء کی تقاریر پر مشتمل امتحان لیا گیا۔ 2746 مرد و زن نے شرکت کی۔ حضور نے جلسہ سالانہ پر انعامات دیئے۔

27 جولائی مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے بیت الذکر جنجہ (یوگنڈا) کا سنگ بنیاد رکھا۔

29 جولائی آسٹریا کے چانسلر کو قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کا تحفہ پیش کیا گیا۔

جولائی ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب فلپائن گئے۔ دو سو افراد جماعت میں داخل ہوئے۔

جولائی سیلون میں کولمبو شہر کے وسط میں شاندار عمارت خریدی گئی۔

9 اگست بیت الذکر کمپالہ (یوگنڈا) کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

25 اگست حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب بھیروی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1893ء)

28 اگست ربوہ کے قریب دریائے چناب پر ریلوے پل کے حفاظتی پشتے میں سو فٹ لمبا شگاف پڑ گیا۔ اہل ربوہ نے زبردست وقار عمل کیا اور شگاف کو بھر دیا۔

31 اگست تا 2 ستمبر جماعت امریکہ کا جلسہ سالانہ۔ حضور نے پیغام بھیجا۔

21 تا 23 ستمبر انڈونیشیا کے سفیر الحاج ڈاکٹر محمد رشیدی کی ربوہ آمد۔ اور حضور سے ملاقات۔ اہل ربوہ نے ان کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔

23 ستمبر تا 2 اکتوبر حضور کا سفر نخلہ

2 اکتوبر تفسیر صغیر کی کتابت اور پروف ریڈنگ مکمل ہوگئی۔ عربی متن کی کتابت کی سعادت حضرت منشی عبدالحق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور اردو ترجمہ اور نوٹس لکھنے کی سعادت قریشی محمد اسماعیل صاحب کو نصیب ہوئی۔ یہ سارا کام نخلہ میں کیا گیا۔

4 اکتوبر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا حصول تعلیم کے بعد انگلستان سے ربوہ تشریف لائے۔

6 اکتوبر حضرت چوہدری اللہ بخش صاحب مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1898ء)۔

6 تا 8 اکتوبر جلسہ سالانہ قادیان۔ حضور نے پیغام بھیجا۔ کل حاضری 1925 رہی

11 تا 13 اکتوبر اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ 114 مجالس کے 1744 خدام و اطفال کی شرکت۔

11 تا 13 اکتوبر اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔

14 تا 24 اکتوبر حضور کا سفر نخلہ۔

15 اکتوبر تفسیر صغیر کی طباعت مکمل ہوگئی۔ اور انڈکس کا کام شروع کیا گیا۔ جو مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب نے سرانجام دیا۔

25، 26 اکتوبر اجتماع انصار اللہ مرکزیہ۔ 104 مجالس کے 260 نمائندے 502 ارکان اور 1010 زائرین کی شمولیت۔

29 اکتوبر گورنر آندھرا پردیش کو احمدیہ لٹریچر کا تحفہ دیا گیا۔

اکتوبر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے ربوہ سے عربی رسالہ البشریٰ کا اجراء کیا۔ جنوری 59ء سے یہ جامعہ احمدیہ کے زیر انتظام شائع ہونے لگا۔

2 نومبر حضرت میاں عبدالرحیم صاحب آف عرف پولا رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1893ء)۔

8 تا 10 نومبر علاقہ اشانٹی غانا کے خدام کا دوسرا سالانہ اجتماع۔

12 نومبر نئے گورنر آندھرا پردیش بھارت کو احمدیہ لٹریچر کا تحفہ دیا گیا

15 نومبر تفسیر صغیر کا پہلا ایڈیشن مع انڈکس شائع ہوگیا۔ جلد بندی کا کام محمد عبداللہ صاحب جلد ساز نے کیا۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے روز حضور نے کارکنان تفسیر صغیر کو انعامات عطا فرمائے۔

26 نومبر حضرت ملک عطاء اللہ صاحب گجرات رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1901ء)

مجلس انصار اللہ برطانیہ کے تحت دعوتی ٹریننگ کلاسیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے منظور کی جانے والی گزشتہ مجلس شوریٰ کی سفارشات میں سے ایک یہ بھی تھی کہ دعوت الی اللہ کے طریق سکھانے کے لئے ٹریننگ کلاسوں کا اہتمام کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں 13/اکتوبر 2002ء کو مجلس انصار اللہ برطانیہ کے تحت بیت السبحان کرائیڈن میں پہلی ٹریننگ کلاس منعقد ہوئی جس میں 66/افراد شامل ہوئے۔

کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مسعود بشیر صاحب نے کی۔ مکرم رفیق احمد جاوید صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ برطانیہ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ پھر قائد دعوت الی اللہ نے پروگرام کا تعارف کروایا جس کے بعد پہلی تقریر "دہشت گردی اور خودکشی" کے موضوع پر مکرم لئیق احمد طاہر صاحب ریجنل مربی سلسلہ نے کی۔

اس کے بعد حاضرین کو تین گروپس میں تقسیم کر دیا گیا اور تینوں گروپس کو مختلف اسباق دیئے گئے۔ ایک کے لئے موضوع تھا: "ہستی باری تعالیٰ"۔ دوسرے گروپ کا موضوع تھا: "جہاد" اور تیسرے گروپ کا موضوع تھا: "دین میں عورت کا مقام"۔ ان گروپس کے انچارج بالترتیب مکرم ڈاکٹر منصور ساقی صاحب، مکرم ڈاکٹر طارق باجوہ صاحب اور مکرم دبیر بھٹی صاحب تھے۔ اس موقع پر مکرم قریشی داؤد احمد صاحب ریجنل مربی سلسلہ ایسٹ اور مکرم مبارک احمد بسرا صاحب ریجنل مربی سلسلہ اسلام آباد بھی موجود تھے۔

دوپہر کے کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد ہونے والے اجلاس میں مکرم رفیق طاہر صاحب نائب قائد دعوت الی اللہ نے "دعوت الی اللہ کی اہمیت" کے موضوع پر خطاب کیا۔ پھر مکرم قریشی داؤد احمد صاحب نے دعوت الی اللہ کے میدان میں احمدیوں کی ذمہ داری

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تخلیق کائنات کے بارہ میں مختلف مذاہب کے نظریات

قرآن کی ابدی سچائیوں کی تصدیق جدید سائنس کر رہی ھے

مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب

قسط دوم آخر

صفت بدیع کا ظہور

یہاں پر کائنات کی پیدائش کے لئے 'بدیع' کا لفظ استعمال ہوا ہے، جس کا مطلب ہے کہ وہ جدید چیز پیدا کرنا جس کا نہ پہلے سے کوئی وجود اور نہ اس کی پہلے سے کوئی مثال ہو۔ Lane کی ڈکشنری میں اس کا مطلب Novelty لکھا ہے۔ اس سے آریہ خیالات کی تردید خودبخود ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے سب سے گہرے مطالب حضرت امام راغب نے تحریر فرمائے ہیں۔ یہ معانی قرآن کریم اور عربی زبان کا اعجاز ہیں۔ جن کی گہرائی آج کی سائنسی ترقی سے ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ مفردات امام راغب میں اس آیت کریمہ کا حوالہ دیتے ہوئے 'ابداع' کے یہ معانی لکھے ہیں۔

''بغیر آلہ، بغیر مادہ بغیر زبان بغیر مکان کے کوئی چیز ایجاد کرنا اور یہ معنی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے مخصوص ہیں''

بغیر آلہ اور بغیر مادہ کے کائنات کے بنانے کے مضمون کو تو گزشتہ ادوار کے لوگ بھی سمجھ سکتے تھے لیکن بغیر زمان اور بغیر مکان کے پیدائش کو صحیح طور پر جدید سائنسی تحقیق کی روشنی میں ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اگر ایک ایک سیکنڈ کے لاکھویں حصے میں بھی پیدائش ہو یا اس سے بھی مختصر حصے میں، پھر بھی وقت کی ایک معیاد لگتی ہے مگر آئن سٹائن کے نظریۂ اضافت کے مطابق ہماری کائنات کی پیدائش سے قبل وقت کا وجود ہی نہیں تھا۔ دوسرے الفاظ میں وقت ٹھہرا ہوا تھا اور آگے نہیں سرک رہا تھا۔ اور اس آغاز کے بعد وقت نے آگے بڑھنا شروع کیا۔ اسی طرح جب کائنات کا تمام مادہ ایک مختصر نقطے پر جمع تھا تو یہ نہیں تھا کہ اس سے باہر خلا یا خالی جگہ ہو۔ بلکہ اس خلا کا بھی کوئی وجود نہیں تھا۔ گویا مکان کی پیدائش بھی Big Bang کے دھماکے کے بعد ہوئی ہے۔

ارواح اور اجسام کے خودبخود ہونے یا مخلوق ہونے کی بحث اتنی اہم تھی کہ صرف حضرت مسیح موعود کی ابتدائی تحریروں میں ہی ختم نہیں ہوگئی بلکہ اس کے بعد بھی حضرت مسیح موعود نے زبانی اور تحریری طور پر آریہ صاحبان سے اس موضوع پر مباحثہ فرمایا۔ اس کا ایک موقع 1886ء میں پیدا ہوا جب حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت ہوشیار پور میں چلہ کشی فرمائی اور پسر موعود کی پیشگوئی شائع فرمائی۔ آپ ابھی ہوشیار پور میں ہی مقیم تھے کہ لالہ مرلیدھر صاحب جو کہ ہوشیار پور میں آریہ سماج کے مدارالمہام تھے آپ کے پاس آئے اور خواہش کی کہ میرے چند سوالات ہیں اور چاہتا ہوں کہ انہیں پیش کروں۔

لالہ مرلی دھر کا تعارف

لالہ مرلیدھر صاحب آریہ سماج کے ایک اہم رکن تھے۔ اسی سال 1886ء میں جب بانی آریہ سماج کی وفات کے تین سال بعد پنجاب کے آریوں نے کوشش کی کہ متحدہ جدوجہد کے لئے ایک مرکزی کونسل بنائی جائے تو لالہ صاحب اس کے رکن بنے تھے۔ جب آریہ سماج اور برہمو سماج کے درمیان ٹھن گئی اور ایک دوسرے پر حملے شروع ہوئے تو لالہ مرلیدھر صاحب برہمو سماج کے اگنی ہوتری صاحب پر تحریری حملے کرنے میں پیش پیش تھے۔ اسی طرح جب 1898ء میں آریہ صاحبان نے سکھ مذہب اور حضرت باوا نانک صاحب پر حملے شروع کئے تو لالہ صاحب نے اس میں بھی نمایاں حصہ لیا۔ اس کے بعد بہت سے سکھ جو آریہ سماج کے ممبر بنے ہوئے تھے مستعفی ہو گئے۔ لالہ مرلیدھر پنجاب کی سیاست میں عملی حصہ لیتے رہے تھے۔ اور آل انڈیا کانگرس کے سالانہ اجلاسوں میں بارہا پنجاب کے وفد کے اہم رکن کی حیثیت سے شرکت کرتے رہے تھے۔ 1902-3ء میں وہ پنجاب کی کانگرس کے ترجمان تھے اور 1906ء میں پنجاب کی کانگرس کی شیرازہ بندی کے لئے جو کانفرنس ہوئی تو یہی لالہ صاحب اس کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر تھے۔

(Arya Samaj by Jones Page 117,122, 138, 244, 248, 254, 255)

یہ وضاحت اس لئے ضروری ہے کہ لالہ صاحب کے نام کے ساتھ ''ڈرائنگ ماسٹر'' کے الفاظ پڑھ کر یہ تاثر ملتا ہے۔ شاید وہ کوئی کم حیثیت آدمی تھے۔ ایسی بات نہیں وہ پنجاب کی سیاسی اور مذہبی دنیا میں ایک نمایاں مقام رکھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جب یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کے تحت جونز (Jones) نے آریہ سماج کی تاریخ لکھی تو لالہ مرلیدھر صاحب کا ذکر بار بار کیا۔

تحریری مناظرے کا آغاز

بہرحال حضرت مسیح موعود نے لالہ صاحب کی یہ تجویز فوراً منظور کر لی اور یہ فیصلہ ہوا کہ 11 اور 14 مارچ کو تحریری مناظرہ ہوگا اور یہ تحریریں حاضرین کو سنائی جائیں گی۔ اور جواب الجواب تک مناظرہ جاری رہے گا۔ چنانچہ 11 مارچ کو صدہا حاضرین کی موجودگی میں یہ مناظرہ شروع ہوا۔ بہت سے معززین بھی موجود تھے۔ پہلے دن لالہ صاحب کو اعتراض کا موقع دیا گیا تو انہوں نے بجائے کسی بنیادی مسئلے پر بات کرنے کے چھوٹتے ہی شق القمر پر اعتراض کر دیا۔ حضرت مسیح موعود نے جواب دیا۔ جب جواب الجواب کا وقت آیا تو خلاف وعدہ لالہ صاحب نے یہ عذر پیش کیا کہ رات بہت ہوگئی ہے اب وہ مباحثہ جاری نہیں رکھنا چاہتے۔ بہت سے معززین نے انہیں سمجھایا کہ رات ہم سب کے لئے برابر ہے اور ہم مباحثہ سننے کے مشتاق ہیں مگر آپ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ اور اٹھ کر چلے گئے۔ 18 تاریخ کو پھر لوگ جمع ہوئے حضرت مسیح موعود نے یہ بنیادی اعتراض پیش کیا کہ خدا کی خالقیت سے انکار کرنا اور پھر اس التزام سے نجات جاودانی کا منکر ہونا ایسے عقائد ہیں کہ جن سے خداتعالیٰ کی توحید اور رحمت دونوں کی نفی ہو جاتی ہے۔ جب یہ تحریر جلسے میں سنائی گئی تو لالہ صاحب چکرا گئے اور گھنٹہ سوا گھنٹہ یہی بحث کرتے رہے کہ ایک کی بجائے دو اعتراض کیوں کر دیئے ہیں۔ جب سمجھانے کے بعد جواب لکھنا شروع کیا تو ایک کی بجائے تین گھنٹے میں جواب لکھا اور پھر فرمانے لگے کہ باقی جواب میں گھر جا کر لکھوں گا۔ حاضرین نے بہت سمجھایا کہ اگر گھر جا کر ہی لکھنا تھا تو ہمیں بلانے کی کیا ضرورت تھی۔ مگر لالہ صاحب بہانے بناتے ہوئے چلے گئے اور یہ جلسہ جو ان کی تجویز پر ہوا تھا ان کے گریز کی نذر ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود نے اس مباحثے کی روئیداد ''سرمہ چشم آریہ'' کے نام سے شائع فرما دی اور ساتھ ہی ان معزز ہندو حاضرین کے نام بھی شائع فرما دیئے جنہوں نے لالہ مرلیدھر کے فرار کو ملاحظہ کیا تھا۔

حضرت مسیح موعود کے دلائل

حضرت مسیح موعود نے اس مباحثے میں ایک اہم دلیل ان الفاظ میں پیش فرمائی:-

''آپ دہریہ یعنی خداتعالیٰ کے منکروں سے کیوں جھگڑا لے بیٹھے درحقیقت آپ لوگ تو تمام ارواح اور اجسام کے ذرہ ذرہ کی نسبت یہی مانتے ہیں کہ ان کا وجود اتفاقی طور سے ہے یہ نہیں کہ کسی وقت پرمیشر نے ان کو پیدا کیا ہے سو جب کہ آپ نے روحوں اور اجسام کے ذرہ ذرہ کا ہونا خود ہی اتفاقی طور سے مان لیا تو پھر آپ تو دہریوں کے ایسے مددگار ہوئے جن کا انہیں شکر کرنا چاہئے............''

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 206)

پھر آپ تحریر فرماتے ہیں:-

''حال کی ذریت ایسی موٹی عقل کی نہیں کہ ان کو ان تعلیموں پر طفل تسلی دے سکیں کہ بغیر دخلی مالک الملک کے تمام روحیں اور ذرہ ذرہ اجسام کا خودبخود قدیم سے چلا آتا ہے بلکہ وہ تو پورا پورا فیصلہ کر لیں گے یا تو اپنے باپ دادوں کے خیالات کو کسی ٹھکانہ لگا کر ٹھیک ٹھیک دہریہ بن جائیں گے اور یا اگر سعادت مند ہوئے تو رب العلمین پر ایمان لائیں گے اور اپنی مخلوقیت کا اقرار کر لیں گے مگر دونوں صورتوں میں وید کے پنجہ سے نکل جائیں گے وہ وقت گزر گئے جب لوگ وید کے کہے کہانے سے چاند سورج کی پوجا کرتے تھے اور اگنی کے آگے ہاتھ جوڑتے تھے............''

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 212-213)

حضرت مسیح موعود یہ دلیل پیش فرما رہے ہیں کہ اگر مادہ اور ارواح اپنے خواص سمیت ہمیشہ سے ہیں تو پھر اس عقیدے کے رو سے خدا کے وجود کا خودبخود انکار ہو جاتا ہے اور انجام دہریت پر ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ آریہ صاحبان پوری شدت سے اس کے خلاف نظریات پیش کر رہے تھے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ آج سو سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد جب کہ بہت سائنسی حقائق منظر عام پر آ چکے ہیں۔ جب یہ امکان پیش ہوا کہ ممکن ہے کہ کائنات ایک وقت تک پھیلے اور پھر سکڑنا شروع ہو اور پھر ایک نقطے میں سارا عالم سمٹ آئے، تو اس سے خودبخود دو امکانات نے جنم لیا۔ ایک تو یہ کہ کائنات کے دھماکے سے وجود میں آنے اور مسلسل پھیلنے کے بعد پھر ایک مقام پر سمٹ آنے کا عمل بار بار دہرایا گیا ہے لیکن یہ سب ایک محدود اور معین دفعہ ہوا ہے۔ اور دوسرا یہ خیال پیدا ہوا کہ ہمیشہ سے یہ عمل بار بار دہرایا گیا ہے اور اس کو پیدا کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ اس سوال کا جائزہ لیتے ہوئے اس میدان کے چوٹی کے سائنسدان سٹیفن ہاکنگ (Stephen Hawking) اپنی شہرۂ آفاق کتاب A Brief History of Time میں یہ دلچسپ تبصرہ کرتے ہیں:-

''یہ نظریہ کہ خلا اور وقت ایک بند نظام میں موجود ہیں جس کی کوئی آخری حد نہیں، اس بات سے گہرا تعلق رکھتا ہے کہ کسی خدا کی ہستی کا اس کائنات سے کوئی تعلق ہے کہ نہیں۔ سائنسی نظریات جس کامیابی کے ساتھ ان واقعات کی وضاحت کرتے ہیں اکثر لوگ یہ سوچنے لگے ہیں کہ خدا کی ذات قانون مقرر کرتی ہے اور پھر کائنات کو ان قوانین کے مطابق چلنے دیتی ہے اور اس میں مداخلت نہیں کرتی۔ البتہ ان طبعی قوانین سے ہمیں یہ نہیں پتہ چلتا کہ آغاز کے وقت کائنات کس حالت میں تھی۔ یہ خداتعالیٰ کی مرضی پر منحصر ہوگا کہ وہ کب یہ کارخانہ قدرت لپیٹ دے اور نئے سرے سے کائنات کو شروع کرے۔ اگر تو کائنات کا کوئی آغاز تھا تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کا کوئی خالق بھی ہے۔ اگر کائنات

ایک خودکفیل اور بند نظام ہے جس کی کوئی سرحدیں نہیں نہ کوئی آغاز ہے نہ کوئی انجام ہے، تو پھر یہ بات بڑی سادہ ہے کہ ایک خالق کی ہستی کے لئے کوئی جگہ نہیں رہتی''۔

(A Brief History of Time by Stephen Hawking Page 149)

سو سال بعد ایک سائنسدان جو اپنے آبائی مذہب سے بھی برائے نام تعلق رکھتا ہے اور اسے اس بحث کی کچھ بھی خبر نہیں، جب اس مسئلے کا جائزہ لیتا ہے تو اس کا ذہن بھی گھوم پھر کر اسی نتیجے پر پہنچ جاتا ہے جسے سو سال پہلے حضرت مسیح موعود نے پیش فرمایا تھا۔

(حضور ایدہ اللہ کی کتاب Revelation and Rationality کے باب Entropy میں مادہ کے دائمی ہونے کو سائنسی طور پر غلط ثابت کیا گیا ہے)

وید کے نظریات

اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو آریوں اور وید کے دیگر پیروکاروں نے ناحق تکلیف کی کہ تخلیق کائنات پر بحث میں حصہ لیں۔ کیونکہ ان کے عقائد کی سب سے بڑھ کر بنیاد تو وید پر ہے۔ اور ویدوں میں سب سے قدیم رگوید ہے۔ اور اس رگوید میں واضح اقرار موجود ہے کہ اس کے نازل کرنے والے کو تخلیق کائنات کے متعلق کچھ علم نہیں ہے۔ چنانچہ رگوید میں تخلیق کائنات کے متعلق اشلوک کا ترجمہ یہ ہے:۔

''کون جانتا ہے؟ یہاں کون کہہ سکتا ہے کہ یہ کب پیدا ہوا تھا؟ اور یہ تخلیق کب شروع ہوئی تھی؟

دیوتاؤں کی پیدائش تو اس دنیا کی پیدائش کے بعد ہوئی تھی۔ تو کون جان سکتا ہے کہ یہ سب کب پیدا ہوا تھا؟

جس نے پہلے اس تخلیق کا آغاز کیا تھا اس نے یہ بنایا تھا یا نہیں بنایا تھا۔

جس کی آنکھ سب سے اونچے آسمان سے اس دنیا کو قابو کرتی ہے وہ اس کو جانتا ہے یا شاید وہ بھی نہیں جانتا۔'' رگوید (ترجمہ انگلش Hymn cxxix)

Hymns of the Rigvede by Ralph T.H.Griffith Vol II Page 576)

یہاں پر اس بات سے انکار نہیں کیا جا رہا کہ یہ عالم یا اس میں موجود ارواح خدا کی پیدا کی ہوئی ہیں یا یہ کہ وہ ایک محدود عمر رکھتی ہیں۔ اور ہمیشہ سے نہیں موجود، بلکہ یہاں تو صرف اپنی لاعلمی کا اقرار کیا جا رہا ہے۔ یعنی وید کے اتارنے والے کو اس کائنات کی ابتداء کے متعلق کچھ علم نہیں تھا۔ اس کے بعد وید کے پیروکاروں کو اس قسم کی بحث میں الجھنے کا کوئی حق نہیں رہتا۔

اس کے علاوہ ہندوؤں کی بہت سی مقدس تحریروں میں یہ وضاحت پائی جاتی ہے کہ مادہ ہمیشہ سے نہیں موجود بلکہ تخلیق کائنات عدم سے شروع ہوئی تھی اور پہلے کچھ بھی موجود نہیں تھا۔ چنانچہ اپنیشد (Upanishad) لٹریچر میں یہ بات وضاحت سے بیان ہوئی ہے۔ جیسا کہ ایک مقام پر لکھا ہے کہ پہلے صرف ایک ''واحد وجود'' تھا۔ پھر اس سے تمام موجودات پیدا ہوئے۔ جب اس ہستی نے نشوونما کا ارادہ کیا تو اس سے آگ پیدا ہوئی اور جب آگ نے نشوونما کی ٹھانی تو اس سے پانی پیدا ہوا اور جب پانی نے نشوونما کا ارادہ کیا تو اس سے زمین نے جنم لیا۔

(Khan dogya Upanishad Holy Book of the East Vol I Page 93-94)

ہندوؤں کے مقدس برہمن لٹریچر میں ایک اور مختلف دیومالائی قصہ درج ہے۔ اس کے مطابق پہلے سات مختلف وجود تھے مگر یہ وجود علیحدہ علیحدہ پیدائش کے عمل کو جاری نہیں رکھ سکتے تھے۔ اس لئے وہ سات وجود ایک دوسرے میں مدغم ہو گئے۔ اور وہ ایک وجود پراپتی تھا۔ اس پراپتی نے بڑھنے کے لئے مجاہدہ کیا تو پانی وجود میں آیا۔ وہ اس پانی میں داخل ہوا تو اس سے ایک انڈا ابھر کر سامنے آیا۔ اس انڈے اور پانی کے اتحاد سے زمین اور ایک عدد کچھوا پیدا ہوا۔ پھر پراپتی زمین میں داخل ہوا تو ایک اور انڈا بنا۔ جب یہ انڈا ٹوٹا تو ایک چھلکے سے آسمان بنا اور اندرونی حصے سے ہوا اور پرندے بنے۔ پھر ایک اور انڈا پیدا ہوا تو اس سے سورج بنا اس کے بعد ایک اور انڈا بنا۔ جب یہ بھی ٹوٹ گیا تو چاند کی تخلیق ہوئی۔ اس کے بعد پھر بہت سے دیوتا پیدا ہوئے اور ان کی آمد کے بعد یہ قصہ اس سے بھی زیادہ پیچیدہ اور ناقابل فہم بن جاتا ہے۔

(Satapatha Brahmna Holy Book of the East Vol.41 Page 143-149)

ایک تو یہ تمام قصے ایک دوسرے کے مخالف ہیں اور ایک دوسرے کی تردید خود کر دیتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ ان میں سائنسی حقائق کی دھجیاں اس بری طرح اڑائی گئیں ہیں کہ اگر کوئی شخص دانستہ طور پر بھی یہ کوشش کرتا تو اس سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر سکتا تھا۔ ان کے مطابق سورج اور چاند تو بعد میں بنے اور زمین پر پھڑ پھڑاتے ہوئے پرندے پہلے سے موجود تھے۔ اور تو اور سورج چاند کی پیدائش سے قبل ایک عدد خلائی کچھوا بھی پیدا ہوا تھا لیکن بعد کے قصے میں اس کچھوے کا نام ونشان تک نہیں ملتا۔

لیکن اس پر بس نہیں رگوید میں ایک مقام پر ان سب بیانات سے مختلف قصہ یوں بیان ہوا ہے۔ اس کے مطابق زمین اور آسمان کو پھیلانے اور سورج کو پیدا کرنے کا کارنامہ دراصل 'اندر' اور 'سوما' نے سرانجام دیا تھا۔

(Hymns of the Rigvede Translated by T.H. Griffith Vol.II Page 576 -Hymn Xiv)

مختصراً یہ کہ ہندوؤں کے مقدس لٹریچر میں یا تو کائنات کی پیدائش کے متعلق لاعلمی کا اظہار ہے یا پھر ایسے قصے درج ہیں جو آج کا ذہن قبول نہیں کر سکتا۔ لیکن ڈھونڈنے سے تو دریا کی ریت میں بھی سونے کے ذرات مل جاتے ہیں۔ ان کتب میں حقائق تحریف در تحریف کی نذر تو ہو گئے لیکن کہیں نہ کہیں گمشدہ حقیقت کی جھلک مل ہی جاتی ہے۔ چنانچہ ستا پتھا برہمنا میں ایک جگہ جو مضمون بیان ہوا ہے وہ قرآن کریم کے بیان کردہ ''کانتا رتقا'' کے مضمون سے ملتا جلتا ہے اور Big Bang کے نظریے سے مطابقت رکھتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ پہلے زمین اور آسمان کے دونوں عالم آپس میں ملے ہوئے تھے اور بیچ میں خلا نہ تھی پھر یہ دونوں علیحدہ ہوئے اور بیچ میں خلا پیدا ہوئی۔

(SatapathaBrahmna, Holy Book of the East Vol. 41, Page 318)

جین مت کے عقائد

یہ عقیدہ کہ مادے اور ارواح کو خدا نے نہیں پیدا کیا بلکہ اسی طرح ہمیشہ سے چلا آ رہا ہے صرف آریوں تک محدود نہیں بلکہ جین مت سے تعلق رکھنے والے بھی اسی کے قائل تھے۔ یہ مذہب چھٹی صدی قبل مسیح میں ہندوستان سے شروع ہوا تھا۔ اور اس کے عقائد میں شدت سے یہ نظریہ شامل تھا کہ کسی ذی روح کو نقصان نہیں پہنچانا چاہئے۔ ان کی مقدس تحریروں میں یہ بات وضاحت سے درج ہے کہ نہ تو یہ عالم کبھی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی اس کا کبھی خاتمہ ہوگا۔

(Jaina Sutras, Holy Book of the East Vol. 45, P.245)

حضرت باوا نانک کا شبد

مادہ اور ارواح کے ہمیشہ سے موجود ہونے یا بعد میں پیدا ہونے کی بحث مذاہب کی تاریخ میں بار بار ہوتی رہی ہے۔ چنانچہ یہی سوال ایک مرتبہ حضرت بابا نانک کی خدمت میں بھی پیش کیا گیا تھا۔ چنانچہ جب باوا نانک اپنے تیسرے سفر پر روانہ ہوئے تو جموں کشمیر کے علاقے میں آپ کی ملاقات یاتریوں کے ایک گروہ سے ہوئی۔ ان میں ایک فاضل برہمن برہم داس بھی تھا۔ جسے اپنے علم پر بہت ناز تھا۔ جب اسے ایک بزرگ کی آمد کی اطلاع ملی تو وہ اپنی سواری پر کتابیں لاد کر اور گلے میں پتھر کی مورتی لٹکا کر وہاں پہنچ گیا۔ اس نے سوالات کا سلسلہ شروع کیا۔ ایک سوال یہ بھی تھا کہ تکوین کائنات سے قبل خدا کس طرح موجود ہو سکتا ہے روایت کے مطابق باوا نانک نے اس کے جواب میں جو پُر معرفت شبد پڑھے ان کا کچھ حصہ اس طرح ہے۔

''وہ اپنے آپ سے وجود میں آیا۔ اور وہی اپنے کو پوری طرح جانتا ہے۔ اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کر کے ایک دوسرے کا شامیانہ بنایا۔ اس کا شبد اس طرح ظہور پذیر ہوا۔ اس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے قائم کیا ہے......... اس کا ہم عصر کوئی نہیں ہے۔ وہ جاوید ہے۔ باقی سب کچھ آنی اور فانی ہے.........''

مرور زماں کے لاتعداد ادوار سے پہلے ظلمت کثیف خلاؤں پر محیط تھی نہ زمین تھی نہ آسمان۔ بس اس کا حکم کارفرما تھا۔ نہ رات تھی نہ دن نہ چاند تھا نہ سورج۔ صرف وہی تھا.........''

جنم ساکھی کے مطابق برہم داس آپ کے قدموں پر گر پڑا اور اس نے اپنی گردن سے مورتی اتار پھینکی اور آپ کا مرید بن گیا۔

گورو نانک کی سوانح عمری کے مصنف ہربنس سنگھ نے اس شبد پر یہ حاشیہ آرائی کی ہے کہ یہ شبد رگوید کے اس اشلوک کی یاد دلاتا ہے جس میں تخلیق کائنات کا بیان ہے۔ حالانکہ یہ شبد رگوید کے بیان سے کوئی مطابقت نہیں رکھتا۔ وہاں یا تو لاعلمی کا اقرار ہے یا پھر دیوتاؤں کی کہانیاں ہیں۔ یہاں اس قسم کی کوئی بات بیان نہیں کی گئی۔ اس شبد کے بہت سے حصے قرآن کریم کی کچھ آیات سے مطابقت رکھتے ہیں۔ بہر حال یہ علیحدہ بحث ہے لیکن ایک بات واضح ہے کہ باوا نانک کے نزدیک خدا کے ازلی ہونے میں مادہ یا روح یا اور کوئی چیز ہرگز شریک نہیں تھی۔

(گورونانک سوانح عمری۔ از ہربنس سنگھ صفحہ 229.223.221)

اوستا کا بیان

1700 سے 1500 قبل مسیح کے زمانے میں جب ہندوستان میں وید کے دور کا آغاز ہو رہا تھا، اسی دور میں ایران میں حضرت زرتشت کے ہاتھوں پارسی مذہب کی بنیاد رکھی جا رہی تھی۔ اور پہلوی زبان میں اوستا لٹریچر کی بنیاد رکھی جا رہی تھی۔ اس لٹریچر کے مطابق ایک خالق ہستی اہرمزدا نے سب عالم پیدا کیا تھا۔ اہرمزدا کے علاوہ ایک دوسرے کے برعکس دو قوتیں اس کائنات پر اثر کر رہی ہیں۔ ایک اچھائی اور زندگی کی قوت اور دوسرے برائی تباہی کی قوت۔ اوستا کے مطابق اس کائنات کی زندگی کو تین ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ جب یہ عالم پیدا ہوا تو ہر چیز بالکل صحیح اور عمدہ حالت میں تھی۔ سمندر کا پانی میٹھا تھا۔ پودے ہرے بھرے تھے اور مرجھاتے نہیں تھے۔ زمین سرسبز تھی صحرا نہیں تھے۔ اور تو اور آگ بھی اتنی بے عیب تھی کہ دھواں نہیں پیدا ہوتا تھا۔ مگر برائی اور ظلمت کی ارواح سے یہ برداشت نہیں ہوا۔ اس نے اپنے لاؤ لشکر سمیت اس جنت نظیر دنیا پر دھاوا بول دیا وہ آسمان سے گزرے تو شگاف کر دیا۔ سمندروں سے گزرے تو وہ کھاری ہو گئے۔ زمین پر سے گزرے تو صحرا پیدا ہوئے، پودے مرجھا گئے، اور زندگی پر حملہ کیا اور پہلے انسان اور بیل کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ زندگی اور اچھائی کی ارواح نے جب یہ تباہی دیکھی تو حرکت میں آ گئیں اور عالم کو ازسرنو درست کرنے کا کام شروع ہوا۔ یہ ملا جلا دور ہے جس میں ہم جی رہے ہیں۔ ان تحریروں کے مطابق ایک وقت پھر سب کو اپنی اصلی اور کامل حالت میں لوٹایا جائے گا۔

بائبل میں تخلیق کائنات کا ذکر

یہودیوں اور عیسائیوں دونوں کے نزدیک بائبل کا پرانا عہد نامہ ایک مقدس تحریر ہے۔ اس کی پہلی کتاب پیدائش کا آغاز تخلیق کائنات کے بیان سے ہوتا ہے۔ پہلے دو ابواب میں آغاز سے لے کر انسان کی پیدائش تک سفر کا مرحلہ وار ترتیب سے ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن سائنس کی کسوٹی پر یہ ترتیب نہایت غلط ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ بہت سے عیسائی مصنفین نے بھی اس بیان

پر شدید تنقید کی ہے۔ چنانچہ اس کے مطابق ابھی زمین پر روشنی کی کرن بھی نہیں پڑی تھی اور زمین ایک ہیولے کی صورت میں موجود تھی مگر زمین پر پانی موجود تھا۔ پھر اس میں لکھا ہے کہ پہلے خدا نے زمین و آسمان بنائے۔ زمین پر اندھیرا تھا پھر روشنی پیدا ہوئی۔ اس کے بعد زمین پر پودے اور درخت بھی اگ آئے لیکن ان سب باتوں کے باوجود ابھی سورج اور چاند نہیں بنے تھے۔ چنانچہ اس کے بعد سورج چاند اور ستارے بنائے گئے۔ لیکن سورج نہ ہونے کے باوجود زمین پر روشنی تھی۔

جس دور میں سائنس کے علم نے ترقی نہیں کی تھی۔ ہر مذہب کا پیروکار آنکھیں بند کر کے اس قسم کی سنی سنائی باتوں کو مان لیا کرتا تھا۔ عیسائی اور یہودی یہی گمان کرتے تھے کہ بائیبل کا یہ بیان حرف بحرف درست ہے۔ کائنات کے بننے کا عمل اسی ترتیب سے وقوع پذیر ہوا تھا۔ لیکن وقت کے ساتھ کچھ بے چینی شروع ہوئی۔ چنانچہ کیلون (Calvin) جیسے ذہین لوگوں نے اس وقت کہنا شروع کر دیا کہ بائبل کی یہ باتیں درست نہیں ہوسکتیں۔ لیکن چرچ کے عمائدین بلکہ یہودیوں اور عیسائیوں کی اکثریت ڈٹی رہی کہ نہیں بائیبل صحیح کہتی ہے۔ لیکن آخر کار حقائق کا سیلاب خوش اعتقادی کو بہا کر لے گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ سورج کی تخلیق تو پانچ ارب سال قبل ہوئی تھی اور ہماری زمین کی عمر اس سے بہت چھوٹی ہے۔ اور زمین پر پودے اور درخت تو اس کے بھی بہت بعد میں بنے تھے۔ مگر بائیبل کا بیان ہے کہ زمین موجود تھی، اس پر روشنی بھی تھی۔ بلکہ پودے اور درخت بھی اگ رہے تھے، اس کے بعد سورج اور ستارے بنے تھے۔ یہ سائنسی طور پر غلط ہے بلکہ صریحاً غلط ہے۔

1648ء میں ایک آرک بشپ James Ussher نے بائیبل کو بنیاد بنا کر یہ تخمینہ نکالا تھا کہ زمین آج سے چھ ہزار برس قبل بنی تھی۔ بہر حال ان کا یہ زائچہ تو ابتدائی سائنسی دریافتوں کا صدمہ ہی برداشت نہ کر سکا۔ کیونکہ زمین ان کے اندازے سے کئی ارب سال قبل بنی تھی۔

(Red Jiants and white dwarfs by Robert Jastraw Page 188)

لیکن تعصب انسان کی آنکھیں بند کر دیتا ہے۔ چنانچہ An Aid to Bible میں ان غلطیوں کے دفاع کی بھرپور مگر ناکام کوشش کی گئی ہے۔ اور معذرت خواہانہ توجیہہ یہ پیش کی گئی ہے کہ جب آغاز میں زمین و آسمان پیدا ہونے کا ذکر کیا گیا تھا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت ہی سورج ستارے بن گئے تھے۔ مگر یہاں بیچاروں کو مصیبت یہ پڑ گئی کہ بائیبل کے مطابق سورج چاند ستارے تو چوتھے روز بنے تھے اور زمین اور اس کا سبزہ اس سے پہلے موجود تھے۔ اب اس خلجان سے چھٹکارا پانے کے لئے یہ راستہ نکالا کہ اصل میں یہاں پر سورج چاند ستاروں کیلئے جو عبرانی لفظ استعمال ہوا اس کا مطلب تخلیق کرنا نہیں بلکہ بنانا ہے۔ یعنی ان ذہین مصنفین کے نزدیک سورج ستارے تخلیق تو پہلے ہو گئے تھے لیکن بنے بعد میں تھے۔ پھر اس کے بعد ایک اور معرفت کا نکتہ بیان کرتے ہیں کہ شاید اس کا مطلب یہ ہو کہ ہوا دھند صاف ہوئی تو چوتھے روز سورج ستارے اور چاند بہتر نظر آنے لگ گئے تھے۔ کوئی شخص جو بائیبل کے پہلے دو ابواب پڑھ لے بتا سکتا ہے کہ بائیبل کے دفاع کرنے کے شوق میں سچائی کو تعصب پر قربان کیا جا رہا ہے۔ ورنہ ایسی ٹامک ٹوئیاں مارنے سے بائیبل کو سائنس کے مطابق نہیں بنایا جاسکتا۔

(An Aid to Bible. Page 391)

لیکن سارے مغربی مصنفین ایک جیسے نہیں۔ ایک اور فرانسیسی مصنف Maurice Bucaile بائیبل کے ان ابواب پر یہ تبصرہ کرتے ہیں:۔

''سائنسی نقطۂ نگاہ سے یہ غلطیوں کا ایک شاہکار ہے''

(The Bible, The Quran and Science Page 22)

بعض مغربی مصنفین کو یہ عارضہ لاحق رہتا ہے کہ وہ یہ ثابت کر دیں کہ قرآن کریم کے مضامین بائیبل سے اخذ کئے ہوئے ہیں۔ اس الزام کا ذکر کرتے ہوئے یہی مصنف اپنی اس کتاب کے صفحہ 148 پر یہ بے لاگ تبصرہ کرتے ہیں۔

''جہاں تک تخلیق کا تعلق ہے یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے۔ ورنہ یہ کس طرح ممکن تھا کہ آج سے چودہ سو سال قبل کوئی شخص بائیبل کے بیان کو اس طرح بدلے کہ اس کی سائنسی غلطیاں اس میں سے نکل جائیں اور وہ حقائق بیان کر دے جس کی تصدیق آج کے زمانے میں ہوئی ہے..........''

وہ بائیبل سے موازنے پر ہی بس نہیں کرتے بلکہ قرآن کریم کے بیان کا باقی مذاہب سے بھی مختصر موازنہ کرتے ہوئے واضح اقرار کرتے ہیں کہ قرآن کریم کا بیان بالکل منفرد ہے۔ اس کے الفاظ کا چناؤ بہت اعلیٰ ہے اور وہ حقائق بیان ہوئے ہیں جن کی تصدیق سائنس کرتی ہے۔

(The Bible, The Quran and Science Page 150)

ایسے کھرے تجزیے کے بعد مزید کسی تبصرے کی ضرورت نہیں۔

تاؤازم

مذاہب اور فلسفے کی تاریخ میں چین میں جنم لینے والے نظریات کا ایک اپنا مقام ہے۔ چین کے ''تاؤ ازم'' میں ایک ازلی سچائی 'تاؤ' کا تصور پایا جاتا ہے۔ ان کی مقدس تحریروں سے یہ تاثر ملتا ہے کہ تخلیق کا عمل بار بار دہرایا گیا تھا۔ جیسا کہ اس عبارت سے اندازہ ہوتا ہے۔

''ایک آغاز ہوا تھا اور اس سے قبل ایک اور آغاز ہوا تھا اور اس آغاز سے قبل بھی ایک آغاز ہوا تھا''

(The Writings of Kwang Ze, Holy Book of the East Vol.39 Page 187)

کم از کم یہ نظریہ قرآن کریم کے اس بیان سے ملتا

باقی صفحہ 7 پر

انصار اللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع 2002ء

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مجلس انصار اللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع 14 اور 15 ستمبر 2002ء بروز ہفتہ و اتوار بیت الفتوح مورڈن میں نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔

اجتماع کا افتتاح مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے ہفتہ کے روز صبح قریباً ساڑھے دس بجے پرچم کشائی اور اپنے خطاب سے کیا۔ اپنے خطاب میں مکرم امیر صاحب مجلس انصار اللہ کے ساتھ اپنی وابستگی کا ذکر کرنے کے بعد اس بات پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جماعت جو عمارت بھی اپنے استعمال کے لئے حاصل کرتی ہے خدا تعالیٰ اپنے فضل سے کچھ ہی عرصہ میں جماعت کی ترقیات کے پیش نظر اس وسیع عمارت کو چھوٹا کر کے دکھا دیتا ہے۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق بعض علمی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا جن میں تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی اور پیغام رسانی شامل تھے۔ دوپہر کے بعد تلقین عمل کے پروگرام میں مکرم و محترم مرزا عبدالحق صاحب نے انصار سے خطاب کیا۔ آپ کے خطاب کا موضوع تھا: دین کو دنیا پر مقدم کرنا۔ آپ نے اپنے خطاب میں بہت سے روح پرور واقعات کے حوالے سے اپنے مضمون کی عمدگی سے وضاحت کی۔

شام کو ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جس کے بعد دعوت الی اللہ نشست منعقد ہوئی جو قریباً تین گھنٹے جاری رہی اور اس میں مجلس انصار اللہ کی دعوتی کوششوں میں کمی کو دور کرنے کے سلسلہ میں بعض احباب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس مجلس کے مقررین میں مکرم بلال ایٹکنسن صاحب، مکرم چودھری امداد حسین صاحب، مکرم فواد حسن کانو صاحب مربی سیرالیون، مکرم منور احمد خورشید صاحب امیر سینیگال اور مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب نے حصہ لیا۔ اس موقع پر مکرم وسیم احمد چوہدری صاحب صدر مجلس انصار اللہ یوکے نے اپنے خطاب میں مرکزی طور پر تیار کئے جانے والے کئی پروگراموں کا ذکر کیا جن میں مجالس کی طرف سے دلچسپی کا خاطر خواہ اظہار نہیں ہوا۔ انہوں نے زعماء اور ناظمین انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔

اتوار کی صبح مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ سہ پہر کو منعقد ہونے والے اجلاس میں مکرم صدر صاحب انصار اللہ نے انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہیں ہر پہلو سے قربانیوں کے معیار بڑھاتے چلے جانے کی تلقین کی۔ اس موقع پر ہیومینٹی فرسٹ کو ساڑھے آٹھ ہزار پاؤنڈ کا چیک بھی پیش کیا گیا۔ یہ رقم انصار اللہ کی چیریٹی واک کے ذریعہ اکٹھی کی گئی تھی۔ اس واک کے ذریعہ مجلس انصار اللہ نے کل چھ چیریٹیز کے لئے بیس ہزار پاؤنڈ سے زیادہ کی رقم اکٹھی کی تھی۔

اجتماع کے دونوں دن نماز تہجد کے علاوہ باقاعدگی سے درس القرآن اور درس الحدیث کے پروگرام بھی منعقد ہوتے رہے۔ اس موقع پر ایک دعوت الی اللہ نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس کے انچارج مکرم عبدالہادی صاحب اور مکرم منیر کھوکھر صاحب تھے۔ اجتماع کے ایک اجلاس کے دوران مکرم چودھری ہادی علی صاحب نے ''ذکر حبیب'' کے عنوان سے تقریر کی۔

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نائب صدر انصار اللہ پاکستان نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے انصار میں انعامات تقسیم فرمائے۔ امسال مجلس انصار اللہ ساؤتھ ریجن کی مجلس شرلی کو ''علم انعامی'' کا مستحق قرار دیا گیا اور ساؤتھ ریجن نے بہترین ریجن ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ اختتامی اجلاس کی صدارت محترم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر ربوہ نے کی۔ انہوں نے اپنے اختتامی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دعوت الی اللہ کے متعلق ارشادات کی روشنی میں انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

امسال اجتماع سے ایک روز قبل جمعۃ المبارک کی شام لندن اور دیگر قریبی علاقوں کے انصار اور ان کے خاندانوں کو ایک تربیتی فورم کے لئے بلایا گیا جو شام سات بجے بیت الفتوح مورڈن میں منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل حاضری قریباً گیارہ سو تھی۔ حاضرین میں 530 خواتین اور بچے بھی شامل تھے۔ اس اجلاس میں مکرم سید نصیر شاہ صاحب، مکرم مسعود احمد بشیر صاحب، مکرم مولانا نصیر احمد قمر صاحب اور مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب (جو تا حال قائمقام امیر یو۔کے کے فرائض بھی سرانجام دے رہے تھے) نے ''تربیت اولاد'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

امسال اجتماع میں شامل ہونے والے برطانیہ کے مختلف مجالس سے انصار کی کل تعداد 790 تھی جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد 676 تھی۔ اس طرح حاضرین کی کل تعداد امسال 974 ہے جو گزشتہ سال 880 تھی۔ اس حاضری میں تربیتی فورم کے شرکاء کی تعداد شامل نہیں کی گئی۔

اجتماع کمیٹی کے ناظم اعلیٰ مکرم مرزا عبدالرشید صاحب اور ان کی کمیٹی کے جملہ اراکین نے پروگرام کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے خصوصی محنت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو جزائے خیر سے نوازے۔

(اخبار احمدیہ برطانیہ اکتوبر 2002ء)

مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ

امریکہ اور برطانیہ کے حکمرانوں کے سالانہ اخراجات اور سہولیات

کچھ عرصہ پہلے دنیا کے چار ممالک امریکہ، برطانیہ، فرانس اور روس عظیم چار (Big Four) کے نام سے مشہور تھے۔ سیاسی طور پر فرانس اور برطانیہ اب یورپ کا حصہ بن چکے ہیں۔ روس چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہو چکا ہے۔ اور اب سپر پاور کے نام سے صرف امریکہ ہی مشہور ہے۔ ان تین بڑی طاقتوں میں نظام صدارت ہے۔ اور برطانیہ میں بادشاہت ہے۔ جس میں ملکہ الزبتھ کی حکمرانی ہے۔ احباب کی دلچسپی کے لئے یہاں امریکہ کے صدر اور برطانیہ کی ملکہ کے سالانہ خرچ کا حساب درج کیا جاتا ہے۔

امریکہ

یہاں صدر کا انتخاب ہر چار سال کے بعد ہوتا ہے۔ ایک شخص عام طور پر صدر کے عہدہ پر زیادہ سے زیادہ دو بار منتخب ہوتا ہے۔ امریکہ کے صدر کی تنخواہ اتنی بڑی رقم نہیں۔ یہ صرف دو لاکھ ڈالر سالانہ ہے۔ (تقریباً ایک کروڑ بیس لاکھ روپے سالانہ) امریکہ میں ایک عام فرم کا ڈائریکٹر بھی اس سے کئی گنا زیادہ رقم کما لیتا ہے۔ لیکن جو سہولتیں امریکہ کے صدر ہونے کی حیثیت سے میسر آتی ہیں۔ وہ حیران کن ہیں۔ اور جب تک کوئی صدر رہتا ہے وہ خود کو اپنے خاندان کو اور رشتہ داروں و دوستوں کو بھی ان سہولتوں سے لطف اندوز کرواتا ہے۔

1۔ وائٹ ہاؤس امریکہ کے صدر کی سرکاری رہائش گاہ ہے۔ جو واشنگٹن میں واقع ہے۔ اس کے 132 کمرے ہیں۔ 100 سے زیادہ سٹاف ہر وقت صدر کی خدمت کے لئے موجود ہوتا ہے۔

2۔ وائٹ ہاؤس کو چلانے کیلئے 150 ملین ڈالر سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔ اس میں 1\4 ملین ڈالر وائٹ ہاؤس میں پھولوں پر خرچ ہوتے ہیں۔ جو تقریباً 42 ہزار روپے روزانہ بنتے ہیں۔

3۔ فلم دیکھنے کے لئے صدر کے لئے ایک Theatre ہے۔ اور یہ عام دستور ہے۔ کہ جب بھی کوئی نئی فلم بنتی ہے۔ پہلے صدر صاحب دیکھتے ہیں۔ اس کے بعد پبلک کے لئے Release کی جاتی ہے۔

4۔ صدر صاحب کی سہولت کے لئے اس میں ایک جمنیزیم ہے۔ جو ہر قسم کی موجودہ مشینوں سے آراستہ ہے۔

5۔ صدر کی ورزش کے لئے اس میں ایک سوئمنگ پول ٹینس کورٹ Sauna Bath اور Bowling Alley کی سہولتیں ہیں۔

6۔ ایک ڈاکٹر 24 گھنٹے وائٹ ہاؤس میں موجود رہتا ہے۔ تا کہ صدر صاحب کا فوری طور پر معائنہ ہو سکے۔

7۔ اگر صدر صاحب یا ان کی اہلیہ کو پکا ہوا کھانا پسند نہ آئے۔ تو باہر کئی ریسٹورنٹ ان کی Disposal پر ہوتے ہیں۔ اور 35 کاروں کا ایک دستہ ہر وقت صدر صاحب کو باہر لے جانے کے لئے تیار ہوتا ہے۔

8۔ وائٹ ہاؤس کے 70 میل شمال کی طرف کیمپ ڈیوڈ Camp-David کا ایک علاقہ ہے۔ جو صدر صاحب کے استعمال کے لئے مخصوص ہے۔ ایک ہیلی کاپٹر ہر وقت وائٹ ہاؤس میں تیار رہتا ہے۔ جو صدر کو ہفتہ اور اتوار کے لئے 30 منٹ میں وہاں پہنچا دیتا ہے۔ تا کہ صدر صاحب Week-End پر خاموشی سے واشنگٹن سے دور کام کر سکیں یا آرام کر سکیں۔ پہلے اس جگہ کا نام صدر فرینکلن روز ویلٹ نے Shangrila رکھا۔ لیکن جب آئزن ہاور امریکہ کے صدر بنے تو انہوں نے اس کا نام اپنے پوتے کے نام سے بدل کر Camp-David رکھ دیا۔

9۔ Camp-David میں ایک خاص حصہ جو چار بیڈ روم پر مشتمل ہے۔ صدر صاحب کے لئے مخصوص ہے۔ اس علاقہ کے اردگرد پہاڑوں پر مہمانوں کے لئے رہنے کی جگہ میسر ہے۔ اس میں بہت سے کیبنی روم ہیں۔ جنگ عظیم دوم کے دوران D-Day کے لئے پلان اس جگہ تیار کیا گیا تھا۔ سابق صدر جمی کارٹر کے دور میں مشرق وسطی کا معاہدہ، جو اسرائیل اور فلسطین کے درمیان ہوا تھا اسی جگہ پر طے پایا تھا۔

10۔ صدر کے لئے وائٹ ہاؤس کی طرح یہاں بھی سوئمنگ پول Bowling Alley ٹینس کورٹ اور گالف کورس Clay pigeon shooting کی سہولتیں موجود ہیں۔

11۔ سب سے بڑا تحفہ جو صدر امریکہ کے استعمال کے لئے ہے۔ وہ Air Force One ہے۔ یہ Boeing 747 جہاز ہے۔ اس میں دنیا کی ہر سہولت موجود ہے۔ اس کو اڑتا ہوا وائٹ ہاؤس کہا جاتا ہے۔ ایمرجنسی کی حالت میں صدر امریکہ اس جہاز میں ہوا میں چلے جاتے ہیں۔ اور اسی جہاز سے کام کرتے ہیں۔ 11 ستمبر 2001ء کے موقعہ پر صدر بش صاحب وائٹ ہاؤس میں کام کرنے کی بجائے اسی جہاز میں پرواز کر گئے تھے۔ اور اس وقت تک وائٹ ہاؤس واپس نہیں آئے۔ جب تک حالات قابو میں نہ آئے۔ اس جہاز میں وائٹ ہاؤس والے ٹیلیفون نمبر ہی کام کرتے ہیں۔ اور یہ جہاز 40000 فٹ کی بلندی پر پرواز کرتا ہے۔ جہاں سے آپ ہر جگہ فیکس بھی کر سکتے ہیں اور وصول بھی کر سکتے ہیں۔ اس جہاز کا خرچ 40 ہزار ڈالر فی گھنٹہ ہے۔ جو تقریباً 25 لاکھ روپے فی گھنٹہ بنتا ہے۔

12۔ صدارتی عہدے سے زیادہ رقم امریکی صدر اپنے عہدے سے فارغ ہونے کے بعد کماتے ہیں۔ پنشن کے علاوہ ساری عمر Secret Service کی حفاظت ان کو ملتی ہے۔ کئی ملین ڈالر ہر صدر اپنی یادداشتیں کتاب کی شکل میں لکھ کر کما لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ جب بھی کوئی ادارہ سابق صدر کو لیکچر کے لئے دعوت دیتا ہے تو صدر صاحب کی فیس 50000 ہزار ڈالر سے 80000 ہزار ڈالر فی لیکچر ہوتی ہے۔

ملکہ برطانیہ

برطانیہ میں وزیراعظم پارلیمنٹ کے ذریعہ حکومت چلاتا ہے۔ جبکہ صدارت کی بجائے بادشاہت کا نظام رائج ہے۔ موجودہ ملکہ الزبتھ نے اسی سال اپنی گولڈن جوبلی منائی ہے۔ اس موقعہ پر پہلی بار حکومت نے ملکہ کے سالانہ اخراجات کی تفصیل شائع کی ہے۔ ملکہ برطانیہ کی سرکاری رہائش گاہ لندن میں Bukingham Palace ہے۔ اس میں 200 سے زائد کمرے ہیں۔ اس کے ساتھ 42 ایکٹر کا باغ ہے۔ جہاں غیر ملکی مہمانوں اور دوسرے بڑے بڑے فنکشنز کا انتظام کیا جاتا ہے۔ برطانیہ میں ملکہ کے استعمال کے لئے آٹھ پیلیس مختلف جگہوں پر واقع ہیں۔ ان میں Bukingham Palace کے علاوہ Windsor Castle جہاں ملکہ دوران سال کئی بار جاتی ہیں۔ اور Balmoral Castle جہاں ملکہ گرمیوں کا موسم گزارتی ہیں۔ Bukingham Palace بہت مشہور ہیں۔ جس میں تقریباً 50 ہزار تا 80 ہزار مہمانوں کی ہر سال مہمان نوازی کی جاتی ہے۔ اور تقریباً 17 لاکھ انگریز ہر سال ان پیلیس کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ آٹھ پیلیس کی دیکھ بھال کے لئے 15.5 ملین پونڈ سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔

1۔ ملکہ برطانیہ پر سالانہ خرچ 35.295 ملین پونڈ ہوتا ہے۔ جو تقریباً 9 ارب روپے بنتا ہے۔

2۔ ملکہ کی زیر نگرانی اور ماتحت 283 افراد ہیں۔ ان کی تنخواہیں 8 ملین پونڈ ہیں۔

3۔ ملکہ کا سالانہ سفر کا خرچ 5 ملین پونڈ ہے۔ (46 کروڑ 50 لاکھ روپے)

4۔ خوراک اور سرکاری دعوتیں 1\2 ملین پونڈ ہے۔ (4 کروڑ 65 لاکھ روپے)۔

5۔ پبلک دعوتیں 1\2 ملین پونڈ۔ (9 کروڑ 65 لاکھ روپے)

6۔ کاروں کا سالانہ خرچ 37 ہزار پونڈ۔ (34 لاکھ روپے)

7۔ پیٹرول کا سالانہ خرچ۔ 44 ہزار پونڈ۔ (41 لاکھ روپے)

8۔ سٹیشنری 71 ہزار پونڈ۔ (65 لاکھ روپے)

9۔ پھول وغیرہ 24 ہزار پونڈ۔ (22 لاکھ روپے)

10۔ ڈاک کا خرچ 700 ہزار پونڈ۔ (6 کروڑ 44 لاکھ روپے۔

11۔ کمپیوٹر کا خرچ۔ 84 ہزار پونڈ (77 لاکھ روپے)

12۔ لانڈری 61 ہزار پونڈ۔ (56 لاکھ روپے)

13۔ Carriage Processions 82 ہزار پونڈ۔ (75 لاکھ روپے)۔

14۔ شراب کا خرچ 97 ہزار پونڈ (90 لاکھ روپے)

15۔ بجلی کا خرچ 323 ہزار پونڈ۔ (2 کروڑ 97 لاکھ روپے)

16۔ ٹیلیفون کا خرچ 690 ہزار پونڈ۔ (6 کروڑ 35 لاکھ روپے)

17۔ Gas کا خرچ 334 ہزار پونڈ۔ (3 کروڑ 8 لاکھ روپے)

18۔ پانی کا خرچ 264 ہزار پونڈ۔ (2 کروڑ 43 لاکھ روپے)

19۔ ملکہ سال میں 418 دفعہ سفر کرتی ہیں۔ اور ہر سفر پر 500 پونڈ خرچ آتا ہے۔

20۔ پرنس آف ویلز جب گاڑی پر سفر کرتے ہیں۔ تو اس کا خرچ 24 ہزار پونڈ (22 لاکھ روپے) ہوتا ہے۔

21۔ ایک ریل گاڑی صرف ملکہ کے استعمال کے لئے مخصوص ہے۔ جو سال میں صرف 15 بار استعمال کی جاتی ہے۔ اس کی دیکھ بھال پر 703 ہزار پونڈ سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔ (6 کروڑ 47 لاکھ روپے)

قطب شمالی میں پانی!

ایک امریکی سائنسدان ڈاکٹر جیمز میکارتھی نے انکشاف کیا ہے کہ قطب شمالی پر جمی موٹی برف کی تہہ پگھل گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 5 کروڑ سال میں پہلی بار قطب شمالی میں پانی دیکھنے میں آیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق معائنہ کرنے والوں نے کہا ہے کہ قطب شمالی پر سفید سمندری پرندے بھی پہلی مرتبہ دیکھے گئے ہیں۔ ان باتوں سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ کرۂ ارض پر گرمی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں-

نکاح وشادی

مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ اسلام آباد لکھتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی قرۃ العین شاہین صاحبہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ 4 جنوری 2003ء کو بیت الذکر اسلام آباد میں منعقد ہوئی اس موقع پر محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کروائی- اس سے قبل محترم راجہ نصیر احمد صاحب نے قرۃ العین صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم عامر محمود صاحب ولد مکرم ناصر احمد اعوان صاحب آف لاہور سے پچاسی ہزار روپے حق مہر پر کیا- اگلے روز دولہا کے والد مکرم ناصر احمد اعوان صاحب نے راولپنڈی میں ولیمہ کا اہتمام کیا- جہاں خاکسار نے دعا کروائی- مکرمہ قرۃ العین صاحبہ مکرم نذیر احمد سیالکوٹی صاحب (مرحوم) واقف زندگی کی پوتی، مکرم صوفی نذیر احمد صاحب آف جرمنی کی نواسی اور مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن کی بھانجی ہے۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے-

تقریب شادی

مکرمہ صدف نسیم صاحبہ بنت مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حیدرآباد کی تقریب رخصتانہ مورخہ 30 دسمبر 2002ء کو لطیف آباد حیدرآباد میں ہوئی- مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے مکرمہ صدف نسیم صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم سلمان باجوہ صاحب ابن مکرم حامد محمود باجوہ صاحب لاہور سے تین لاکھ روپے حق مہر پر کیا- مکرمہ صدف نسیم صاحبہ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب مرحوم واقف زندگی مینیجر تحریک جدید فارمز کی پوتی ہیں- مکرم چوہدری حامد محمود صاحب باجوہ نے مورخہ 2 جنوری 2003ء کو گلبرگ لاہور میں بیٹے کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا- دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بہت بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے-

سانحہ ارتحال

مکرم ایم طاہر بٹ انسپکٹر انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے برادر نسبتی مکرم نسیم احمد صاحب بٹ آف سمن آباد فیصل آباد کی بیٹی عزیزہ الوینا کنول بعمر 5 سال تقریباً ڈیڑھ سال بیمار رہنے کے بعد مورخہ 3 جنوری 2003ء کو وفات پا گئی- احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے- آمین

ولادت

مکرم ناصر احمد کارکن نظارت علیاء صدر انجمن احمدیہ لکھتے ہیں کہ میری بیٹی عزیزہ طاہرہ ناصر صاحبہ وداماد مکرم عثمان قیوم صاحب مقیم اٹاوا کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم جنوری 2003ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے- جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے- نومولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ''عاشر قیوم'' عطا فرمایا ہے- بچہ مکرم عبدالغفور ناصر صاحب دارالنصر ربوہ مقیم کینیڈا کا پوتا ہے- احباب سے بچے کی درازی عمر نیک اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے-

پاکستان ائیرفورس میں کمیشن

پاکستان ائیر فورس کی ائیر ڈیفنس برانچ اور میٹیو رالجیکل برانچ میں مستقل کمیشن حاصل کرنے کیلئے رجسٹریشن قریبی PAF انفارمیشن اینڈ سلیکشن سنٹر میں 16 جنوری تک کروائی جاسکتی ہے- مزید معلومات کیلئے جنگ 11 جنوری 2003ء

(نظارت تعلیم)

ولادت

مکرم محمد ظفر اللہ ناصر صاحب زعیم مجلس انصاراللہ دودہ ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں کہ مکرم نثار احمد صاحب ساقی ولد میاں مختار احمد صاحب ومکرمہ راشدہ پروین صاحبہ دودہ ضلع سرگودھا کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے- نومولودہ کا نام نبیہ احمد تجویز ہوا ہے- نومولودہ مکرم عبدالحمید صاحب جٹھول چندر کے منگولے ضلع نارووال کی نواسی ہے- احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی دے اور خادم دین بنائے-

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل نے مکرم احمد حسیب صاحب کو بطور نمائندہ الفضل لاہور کے دورہ پر مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے بھیجا ہے-

(i) توسیع اشاعت الفضل

(ii) وصولی اشتہارات

(iii) اشتہارات کی ترغیب

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے- اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے دورہ کو کامیاب کرے- (آمین)

(مینیجر روزنامہ الفضل)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

جنوبی ایشیا میں سردی سے ہلاکتیں جنوبی ایشیا کے بیشتر ممالک شدید سردی اور دھند کی لپیٹ میں ہیں بارہ سو سے زائد افراد سردی سے لقمہ اجل بن چکے ہیں- صرف بنگلہ دیش میں سردی سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 500 سے بڑھ گئی ہے- بھارت کے شمالی علاقے بھی شدید سردی کی لپیٹ میں ہیں- اور یہاں 400 کے قریب افراد ہلاک ہو چکے ہیں- روس میں سردی سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 300 ہوگئی ہے درجہ حرارت منفی 30 سے 50 سنٹی گریڈ تک پہنچ گیا ہے- پائپ لائنیں منجمد ہونے سے بیشتر علاقوں میں ہیٹر سسٹم ناکارہ ہوگیا ہے-

صدام کو غیر مسلح کیا جائے گا برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر نے کہا ہے کہ اگر ضروری ہوا تو صدر صدام حسین کو طاقت کے ذریعے غیر مسلح کیا جائے گا اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل بھی اس کی حمایت کرے گی- عراق نے تباہ کن ہتھیار اقوام متحدہ کے حوالے نہ کئے تو اسے جنگ کا سامنا کرنا پڑے گا- صدام حسین کو امن کا راستہ اختیار کرنا چاہئے اور بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کو خود ہی تلف کر دینا چاہئے-

صدام عراق نہیں چھوڑیں گے عراق کے نائب وزیراعظم طارق عزیز نے کہا ہے کہ آخری عراقی تک صدر صدام حسین عراق نہیں چھوڑیں گے اور عراق میں رہیں گے-

عراق پر حملے کی مخالفت ترکی نے اعلان کیا ہے کہ عراق پر حملے کی مخالفت کریں گے- ترک وزیراعظم نے کہا کہ وقت تیزی سے گزر رہا ہے اس سے پہلے کہ امریکہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے قرارداد منظور کروا کر آگ کے شعلے بھڑکا دے تمام مسلمان ممالک ایک موقف پر متحد ہو کر اپنا کردار ادا کریں- جنگ ہوئی تو مسلمانوں کے تمام وسائل تباہ ہو جائیں گے اور پھر اسلامی ممالک کو اپنی معیشت کی بحالی کیلئے دو صدیاں لگیں گی- شام نے بھی کہا ہے کہ عراق کی سالمیت اور سیاسی اتحاد برقرار رہنا چاہئے مسئلہ مذاکرات سے حل کیا جائے بغداد میں امریکہ کے خلاف ہزاروں افراد نے مظاہرہ کیا- اقوام متحدہ کے انسپکٹروں نے عراق میں مزید چھ مقامات کا معائنہ کیا-

عراق کے ساتھ اظہار یکجہتی امریکہ کی 28 یونیورسٹیوں کے 35 نمائندوں کا ایک وفد جنگ کے خلاف امریکی جذبات کے اظہار کے لئے بغداد پہنچ گیا ہے-

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
مردوں کے لئے مخصوص دوائیں
سفوف بنولہ: رقعت وسرعت دور کر کے طاقت بحال کرتا ہے
سفوف مقوی: بے اولاد اور کمزور مردوں کیلئے رحمت خداوندی ہے
سفوف تالمکھانہ: مردانہ بیماریوں کے لئے مفید دوا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

بقیہ صفحہ 2

کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا- پھر حاضرین سے ذاتی حوالہ سے دعوت الی اللہ کے وعدہ جات لئے گئے- اس کے بعد دعوت الی اللہ کے لئے تیار کئے جانے والے نئے مواد کا تعارف کروایا گیا- اس مواد میں نمائش کے لئے مختلف مختصر کتابچے اور دعوتی سٹالز کے لئے پوسٹرز شامل ہیں-

اسی سلسلہ میں ایک کلاس 20 / اکتوبر 2002ء کو بیت دارالبرکات برمنگھم میں ہوئی جس میں مڈلینڈ کی جماعتوں کے افراد شامل ہوئے- نیز 27 / اکتوبر 2002ء کو بیت الفتوح مورڈن میں بھی ایک ٹریننگ کلاس منعقد ہوئی-

(الفضل انٹرنیشنل 6 / دسمبر 2002ء)

بقیہ صفحہ 5

ہے،'' اور وہی ہے جو تخلیق کا آغاز کرتا ہے پھر اسے دہراتا ہے اور یہ بات اس پر بہت آسان ہے'' (الروم 28)

تخلیق کائنات کے متعلق 'تاؤازم' کے لٹریچر میں یہ غیر واضح بیان پایا جاتا ہے۔

''تاؤ نے ایک وجود کو پیدا کیا، اس سے دو نے جنم لیا اور دو سے تین پیدا ہوئے اور پھر تین سے سب اشیاء نے جنم لیا..............''

(The Tao Teh King, Holy Book of the East Vol 39 Page 85)

انسان کی فطرت ہے کہ بسا اوقات وہ اپنی غلطی جلد نہیں مانتا۔ جس طرح یونانی، مصری اور بابل کے لوگ اپنے خیالات پر ڈٹے رہے تھے اور سقراط، حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم کی مخالفت کرتے رہے تھے۔ مگر کچی دیواریں سیلابوں کے آگے ٹھہرا نہیں کرتیں۔ آخر سب کو اپنے غلط نظریات چھوڑنے پڑیں گے اور گھوم پھر کر قرآن مجید کی تصدیق کرنی ہوگی۔ جب ذہنوں کے بت ٹوٹیں گے تو غلط عقائد کے پیروکار فیض کی زبان میں کہیں گے۔

ہم ایسے سادہ دلوں کی نیاز مندی سے
بتوں نے کی ہیں جہاں میں خدائیاں کیا کیا

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	16 جنوری	زوال آفتاب	12-18
جمعرات	16 جنوری	غروب آفتاب	5-30
جمعہ	17 جنوری	طلوع فجر	5-41
جمعہ	17 جنوری	طلوع آفتاب	7:07

صدر اسمبلی برطرف کرسکے گا

وفاقی حکومت نے صدارتی اختیارات کے حوالے سے نوٹیفکیشن جاری کردیا ہے جس کے تحت گورنروں' تینوں مسلح افواج کے سربراہوں' چیف الیکشن کمشنر اور چیئرمین فیڈرل پبلک سروس کمیشن کی تقرری سمیت اسمبلیوں کی برطرفی کا صدر مملکت کو اختیار دے دیا گیا ہے- اس مقصد کیلئے متعلقہ ادارے صدر کو سمریاں بھیجیں گے- کیبنٹ ڈویژن کی طرف سے جاری ہونے والے نوٹیفکیشن کے مطابق گورنروں کی تقرری' برطرفی' تنخواہوں و مراعات کی منظوری صدر مملکت وزیراعظم کی مشاورت سے دینگے- صدر مملکت کو درج بالا اختیارات ایل ایف او کے تحت دیئے گئے ہیں- حالانکہ ایل ایف او پر مختلف سیاسی جماعتوں میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے کہ یہ آئین کا حصہ ہے یا نہیں- اس مسئلے پر قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں بحث کا امکان ہے-

شریف خاندان کے چار ارکان کی پاکستان واپسی

جنرل مشرف کی طرف سے ملک بدر کی جانے والی شریف فیملی کے 4-ارکان لاہور پہنچ گئے ہیں- لاہور پہنچنے والوں میں میاں محمد شریف کے چھوٹے صاحبزادے اور سابق وزیراعظم نواز شریف کے بھائی عباس شریف کی اہلیہ اور ان کے بچے شامل ہیں- جنرل مشرف کی حکومت نے میاں محمد شریف کی فیملی کے 30 افراد کے پاکستان داخلے پر پابندی عائد کی ہوئی ہے- پاکستان پہنچنے والے افراد شادی کی تقریبات میں شرکت کے بعد اس ماہ کے آخر میں واپس جدہ روانہ ہو جائیں گے-

سیکیورٹی امور پر غیرملکی مداخلت قبول نہیں

وزیر داخلہ سید فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ پاکستان میں سیکیورٹی کس طرح ہونی چاہئے اس بارے میں ہمارے اپنے ادارے اچھی طرح جانتے ہیں- کوئی ملک ہمیں یہ نہ بتائے کہ سیکیورٹی کیسی ہونی چاہئے- پاکستان میں ایف بی آئی کا کوئی اہلکار موجود نہیں- قاضی حسین احمد ہمیں یہ بتائیں ان کی پالیسی کیا ہے' بلوچستان میں وہ ہمارے حلیف ہیں- سندھ میں پیپلز پارٹی کے ساتھ ہیں اور پنجاب میں مسلم لیگ (ن) کے ساتھ کھڑے ہیں- پاکستان میں تمام غیرملکی سفارت کار گھرانے اور ادارے محفوظ ہیں- پاکستان کی پولیس اور سیکیورٹی ادارے پیشہ وارانہ ذمہ داریوں کو مہارت سے سرانجام دے رہے ہیں-

دیوانی مسئلے پر کسی شہری کو فوجی حکام کے حوالے نہ کیا جائے

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس افتخار حسین چودھری نے آرمی مانیٹرنگ سیلوں کے خلاف دائر متعدد رٹ درخواستوں کی سماعت کے بعد ڈپٹی اٹارنی جنرل ڈاکٹر دانشور ملک کو ہدایت کی ہے کہ وہ وفاقی حکومت کی جانب سے محکمہ پولیس کو ایک سرکلر جاری کرائیں جس میں پولیس اہلکار افسران کو اس امر کی ہدایت کی جائے کہ کسی بھی دیوانی معاملہ میں پولیس کسی شہری کو فوجی حکام کے حوالے نہیں کرے گی-

کشمیری نہیں بلکہ بھارتی فوج دہشت گرد ہے

پاکستان نے کہا ہے کہ کشمیری نہیں بلکہ بعض بھارتی فوج دہشت گرد ہے- بھارت میں امریکی سفیر کے بیان پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے دفتر خارجہ کے ترجمان عزیز احمد خان نے بی بی سی ہندی سروس سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ کنٹرول لائن کے پار کشمیریوں کی کوئی مدد نہیں کی جارہی- آزادی کیلئے ان کی جدوجہد کو دہشت گردی قرار دینا بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے- بلکہ بھارتی فوج کی طرف سے کشمیری عوام دہشت گردی کا نشانہ بن رہے ہیں- امریکہ کی نائب وزیر خارجہ کرسٹینا روکا کشمیر کو متنازع علاقہ قرار دے چکی ہیں- اس کا فیصلہ مذاکرات کے ذریعے حل ہونا چاہئے-

کسی غیرملکی ایجنسی کو مداخلت نہیں کرنے دینگے

صدر جنرل مشرف اور وزیراعظم جمالی کو ملکی سلامتی سے متعلق اداروں نے تفصیلی بریفنگ دی- اس موقع پر صدر اور وزیراعظم نے اس عزم کا اظہار کیا کہ دہشت گردی کے خلاف کارروائی میں کسی غیرملکی ایجنسی کو مداخلت نہیں کرنے دینگے- بھارت کی طرف سے جارحیت پر بھرپور جواب دیا جائے گا- دونوں رہنماؤں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ پاکستان جنگ نہیں چاہتا- لیکن بھارت کے عزائم کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا- پاکستان کی ایٹمی صلاحیت دفاع کیلئے ہے- وطن کو کوئی خطرہ ہوا تو مسلح افواج اور عوام وطن کا دفاع کرینگے-

کشمیر' فلسطین اور عراق کے تنازعات پرامن طریقے سے حل کئے جائیں

پاکستان اور چین نے مطالبہ کیا ہے کہ کشمیر' فلسطین اور عراق کے تنازعات کو مذاکرات کے ذریعے پرامن طور پر طے کیا جائے- اور اعلان کیا ہے کہ وہ تمام اہم عالمی امور پر مشترکہ موقف اختیار کرتے ہوئے آواز اٹھائیں گے- یہ اتفاق رائے بیجنگ میں ہونے والے اعلیٰ سطحی مذاکرات میں کیا گیا-

5 ہزار بیلٹ پیپر غائب

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے 5 ہزار بیلٹ پیپروں کے غائب ہو جانے کے بعد پی پی 147 لاہور میں گزشتہ روز ہونے والا ضمنی الیکشن ملتوی کردیا- بیلٹ پیپر غائب ہونے کی نشاندہی مجلس عمل کے امیدوار امیر العظیم نے الیکشن کمیشن کے صوبائی دفتر جاکر کی سیشن جج سے طویل بحث کے بعد چیف الیکشن کمشنر کو آگاہ کیا گیا- جنہوں نے الیکشن ملتوی کردیا-

بجلی اور گیس سستی نہ ہوئی تو ہم عالمی منڈی سے باہر ہوجائیں گے

وفاقی وزیر تجارت ہمایوں اختر نے کہا ہے کہ بجلی اور گیس سستی نہ کی گئی تو 2005ء میں پاکستان کی اشیاء عالمی منڈی میں مقابلہ سے باہر ہو جائیں گی- کیونکہ اس وقت بھی بجلی اور گیس کے ٹیرف یورپ سے زیادہ ہیں-

صدر مشرف کی طرف سے تحقیقات کا حکم

صدر مملکت جنرل مشرف نے کشمیر فنڈز اور ملک سنوارو قرض اتارو سکیم کے تحت اکٹھی ہونے والی رقوم کو غائب کرنے والے افراد کے خلاف تحقیقات کا حکم دے دیا ہے- ایوان صدر کے ذرائع نے بتایا کہ صدر نے آڈیٹر جنرل آف پاکستان کو خصوصی طور پر فون کر کے فنڈز کو ہڑپ کرنے والے ذمہ دار افسران کے بارے میں مکمل تفصیلات لیں-

انفارمیشن ٹیکنالوجی کے منصوبوں کیلئے دو کروڑ کی گرانٹ

حکومت پنجاب نے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے منصوبوں کو مکمل کرنے کیلئے دو کروڑ روپے کی گرانٹ جاری کر دی ہے- حکومت پنجاب نے اس سلسلہ میں صوبہ بھر کے ضلع ناظمین اور ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن آفیسروں اور تمام صوبائی سیکرٹریوں کو ہدایات جاری کی ہیں اس گرانٹ کو دوسرے منصوبوں پر خرچ کرنے کی پابندی ہوگی-

حکومت کی تبدیلی کا نیب پر کوئی اثر نہیں

نیب نے سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے الزامات کو مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ پاکستان میں حکومت کی تبدیلی کا نیب کی کارروائیوں پر کوئی اثر نہیں پڑا نیب کے ترجمان نے صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ دو وفاقی وزراء فیصل صالح حیات اور آفتاب شیر پاؤ کے خلاف نیب کی کارروائی جاری رہے گی- ان کے کیس عدالت میں ہیں-

ججوں کا آئین کے تحت حلف اٹھانے کا معاملہ زیرغور ہے

سپریم کورٹ کے سینئر جج جسٹس افتخار محمد چودھری نے قائمقام چیف جسٹس کا حلف اٹھایا اور بعدازاں اخبار نویسوں کے مختلف سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اعلیٰ عدلیہ کے ججوں کے آئین کے تحت حلف اٹھانے کا معاملہ زیرغور ہے- اس وقت ملک عبوری صورتحال سے دوچار ہے اور انتقال اقتدار کا عمل جاری ہے- یہ عمل مکمل ہوگا تو چیزیں واضح ہوتی چلی جائیں گی-

نواز شریف جلد واپس آجائیں گے

مسلم لیگ (ن) انٹرنیشنل کے صدر اور سابق وزیرخزانہ اسحٰق ڈار نے کہا ہے کہ شریف خاندان کا سعودی عرب سے کسی یورپی ملک جانے کا کوئی ارادہ نہیں- اور جس طرح نواز شریف اچانک پاکستان سے چلے گئے تھے اسی طرح جلد وطن واپس آجائیں گے- وزیراعظم جمالی اگر ایل ایف او کے تحت کی گئی ترامیم ختم کرنے پر رضامند ہوں تو ان سے بات چیت ہوسکتی ہے-

قائم شدہ 1952
خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
★ ریلوے روڈ فون- 214750
★ اقصیٰ روڈ فون- 212515
SHARIF JEWELLERS

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
دوکان 211158 رہائش 214464 (گلی کے اندر ہے)
E-mail bhai bhai60@yahoo.com

روحی
ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کے لئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیوڈاکٹر
38/1 دارالفضل ربوہ فون 213207

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر- طاہر محمود 4844986

[illegible]
خوشی کے مواقع پر مناسب ریٹ کے ساتھ
نئی ورائٹی دستیاب ہے-
غمی کے موقع پر پہلے دن کے سامان کی چارجنگ (فری)
173-172 بنک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 5832655 موبائل: 0303-7558315

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29